علیٰ حبیبک خیر الخلق کلہم | درسِ حدیث | مولای صل وسلم دائماً ابداً

حضرت اَقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔
اَللّٰہ تعالیٰ حضرتِ اَقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

حقیقی منافق کا نبی علیہ السلام کے بعد کھوج نہیں لگایا جاسکتا
آپ کے بعد منافقین کے متعلق حضرت عمرؓ کے پالیسی اِرشادات
''آدم کُش'' حجاج کے چند واقعات

(کیسٹ نمبر 78 سائیڈ A 1987 - 11 - 08)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت آقائے نامدار ﷺ نے جن باتوں سے ڈرایا ہے اُن میں ایک ''نفاق'' بھی ہے۔ منافق عرفِ شرع میں اُس شخص کو کہتے ہیں کہ جو اِسلام ظاہر کرے اور حقیقتًا وہ نہ دِل سے مسلمان ہو نہ زبان سے جیسے کہ تنہائی میں جب اپنے ساتھیوں میں بیٹھیں تو اِسلام کے خلاف باتیں کریں اور جب مسلمانوں کے سامنے آجائیں تو اِسلام کی سی باتیں کریں یہ نفاق ہے ﴿ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ ﴾ منافقین اللہ کے ساتھ دھوکے کا معاملہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ اِسی طرح کا معاملہ کریں گے جیسا وہ کرتے ہیں اِسی طرح کا معاملہ اُن کے ساتھ ہوگا۔ اَب ''نفاق'' جو ہے وہ دِل کی چیز ہے کس آدمی کے دِل میں اِیمان ہے اور کس کے دِل میں نفاق ہے یہ پہچانا نہیں جاسکتا، کون کسی کا دِل کھول کر دیکھے کہ اِیمان ہے اِس میں یا اِیمان نہیں ہے، ممکن نہیں ہے۔

ہاں جنابِ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایسا تھا کہ آقائے نامدار ﷺ کو (بذریعہ وحی)

پتہ چل جاتا تھا آپ بتلا بھی دیتے تھے یعنی کچھ صحابہ کرام کو جو بہت راز داں اور راز دار تھے حفاظت کرسکتے تھے راز کی، اُن کو اُن کے نام بھی بتا دیے تھے اور وہ ایسے لوگ تھے کہ ہمیشہ ہی رہے پھر یعنی اُن کی تقدیر میں جیسے اِیمان لکھا ہی نہیں تھا اِیمان پہ آنا تھا ہی نہیں اُنہیں، ایسے لوگوں کے نام بتا دیے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو کہا جاتا ہے صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ کے راز دار تھے، بہت سی باتیں ایسی اُن کے علم میں تھیں، رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو اُن پر اِعتماد تھا وہ فرماتے ہیں کہ لوگ تو اور طرح کے سوالات کرتے تھے میں سوالات زیادہ کرتا تھا فتنوں کے بارے میں کہ آئندہ جو فتنے آنے والے ہیں وہ کیسے ہوں گے، کس طرح کے ہوں گے، کیسے بچا جائے گا وغیرہ، میرے سوالات اِس طرح کے ہوتے تھے۔ یہ اہلیت تھی اُن میں کہ راز کی حفاظت کرسکیں اور راز کی حفاظت کرتے رہے ہیں تمام عمر۔

ایک دفعہ اُن سے پوچھا بھی گیا تو اُنہوں نے (بس اِتنا) کہا کہ اُن میں اِتنے تھے اور اَب ایک رہ گیا ہے اور اِس حالت میں ہے وہ کہ اُسے ٹھنڈے گرم کا بھی پتہ نہیں چلتا یعنی اُس کی رگیں مر چکیں پٹھے مر چکے اِس حالت میں ہے وہ۔ تو یہ تو تھے اَصل منافقین اور یہ آگ کے جہنم کے نچلے حصے میں ہوں گے ﴿ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ﴾ اَلعیاذ باللہ ! یہ خدا کے رسول کا اللہ کے دین کا مذاق کرتے تھے۔

نبی علیہ السلام کے بعد حقیقی منافق کا کھوج نہیں لگایا جاسکتا :

وہ دَور تو ختم ہو گیا رسول اللہ ﷺ کے بعد وحی منقطع ہو گئی کوئی سلسلہ اَب ایسا نہیں ہے کہ جس کے ذریعے قطعی طور پر پتہ چل سکے کہ یہ منافق ہے، کسی کو حق بھی نہیں ہے یہ کہ کسی کے بارے میں یہ کہہ دے کہ یہ منافق ہے اُس معنی میں جس معنی میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، پھر یہ اِستعمال ہونے لگا اِسی معنی میں کہ جو آدمی ظاہر میں کچھ ہو اور پیچھے کچھ ہو اُسے بھی کہہ دیتے ہیں مگر مجازًا ہے حقیقتًا نہیں ہے کہ وہ حقیقت میں ایسا ہی ہے اور ایسا ہی ہو گیا اور مسلمان نہیں رہا، یہ بات بھی نہیں۔

اِن کی دلداری، حکمت اور فائدہ :

رسول اللہ ﷺ نے تو اِن (منافقین) کی دِلداری ہی کی اور جو رئیس المنافقین تھا عبداللہ

اِبن اُبَیّ اُس کے بیٹے پکے مسلمان تھے اور وہ ہمیشہ دھوکے دیتا رہا مگر اِس کے باوجود جب اُس کی موت ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی قمیص مبارک عنایت فرمائی، اپنا لعابِ مبارک بھی ڈالا اور نماز بھی پڑھا دی، بعد میں یہ حکم نازل ہوا کہ نہ پڑھائیں اُن کی نماز ﴿ لَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ ﴾ اُس کی قبر پر بھی جا کر نہ کھڑے ہوں چونکہ رسول اللہ ﷺ کا وجودِ مبارک رحمت ہی رحمت ہے تو اُس کی قبر جو ایک طرح سے عذاب کا مرکز ہے اُس کے قریب جانے سے بھی منع فرما دیا کہ اِس رحمت کا اَثر وہاں نہ پہنچنا چاہیے۔ دِلداری جو فرماتے رہے اِس سے فائدہ یہ ہوا کہ اُس کی موت پر تقریبًا ایک ہزار آدمی مسلمان ہو گئے، موازنہ تو کرتا ہے نا آدمی کہ اِس کی باتیں کیسی ہیں اور دُوسرا آدمی اگر سامنے ہو تو سوچتا ہے کہ اِس کی باتیں کیسی ہیں ؟ آج بھی یہی ہے ایک آدمی اِس طرح کا ہو اور دُوسرا بات کا سچا ہو تو اِعتماد کرنے لگتے ہیں سچے پر اور رفتہ رفتہ اُس کی حقیقت کھل جاتی ہے اِعتماد ہٹ جاتا ہے سمجھ جاتے ہیں لوگ کہ یہ اِس قسم کا آدمی ہے۔ تو آقائے نامدار ﷺ کا جو روّیہ تھا وہ نہایت اچھا ظاہرًا باطنًا بڑا رعایت والا اور اُن کا ظاہر کچھ باطن کچھ تو اُس کے بعد بہت مسلمان ہوئے وہ خود نہ عیسائی تھا نہ یہودی بلکہ مشرک تھا۔

آپ کے بعد منافقین کے متعلق پالیسی، حضرت عمرؓ کے اِرشادات :

لیکن یہ دَور گزر چکا بعد میں دَور آ گیا صحابۂ کرامؓ کا اَب اُنہوں نے کہا ہم پر تو وحی آتی نہیں جو کسی کو کافر کہیں یا یہ کہہ دیں کہ یہ منافق ہے یا اُس کے بارے میں اِعتقاد جمالیں کہ یہ کبھی بھی مسلمان نہیں ہوگا تو اُنہوں نے ایسا نہیں کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ تقریر کی خطبہ دیا اُس میں فرمایا کہ وحی منقطع ہو گئی اِنَّ الْوَحْیَ قَدِ انْقَطَعَ . پھر کیا ہوگا ؟ تو وہ کہتے ہیں کہ اِنَّمَا نَاْخُذُکُمُ الْاٰنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ اَعْمَالِکُمْ اَب تو جو تمہارے اَعمالِ ظاہرہ ہیں جو ہمیں نظر آ رہے ہیں بس اُن پر مواخذہ کر سکتے ہیں تو فَمَنْ اَظْهَرَ لَنَا خَیْرًا جو آدمی ہمارے سامنے اچھائیاں کرتا ہوا نظر آئے گا اُس پر ہم اِطمینان کریں گے اور اُس کی تصدیق بھی کریں گے اُس کو اپنے قریب بھی کریں گے اَمِنَّاهُ وَ قَرَّبْنَاهُ اور باطن اللہ کے حوالے، اللہ

جانتا ہے کہ وہ اَندر سے کیسا ہے کیسا نہیں ہے بہرحال ہمارے سامنے یہ ہے اور وَمَنْ اَظْهَرَ لَنَا سُوْءً لَمْ نَاْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ جو برائی ظاہر کرے گا ہم اُس پر اِطمینان نہیں کریں گے اُس کی تصدیق نہیں کریں گے وَاِنْ قَالَ اِنَّ سَرِيْرَتَهٗ حَسَنَةٌ[1] اگرچہ وہ یہ دعویٰ کرتا رہے کہ میرا دِل بڑا اچھا ہے میں باطن میں بڑا اچھا ہوں لیکن ہم نہیں کریں گے، اُنہوں نے یہ اِعلان کیا سمجھا دیا لوگوں کو کہ وہ وحی کا سلسلہ ختم ہو گیا اَب ظاہر پر بس ہم فیصلے دیں گے اور حکم کریں گے اور سمجھیں گے، اپنے دِل میں بھی اُسے ہی جگہ دیں گے جو اچھائی کرتا ہوا نظر آئے گا اور جو برائی کرتا ہوا نظر آئے گا اُس کو وہ مقام نہیں دیں گے، یہ نفاق کیسا تھا یہ حقیقی قلبی بمقابلۂ اِیمان تھا۔

نفاق کی ظاہری علامات :

دُوسرا دَرجہ نفاق کا ہے عملی، اَعمال میں کوتاہی، آقائے نامدار ﷺ نے وہ بھی بتلایا چنانچہ ایک حدیث شریف میں یہاں آرہا ہے کہ چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس آدمی میں یہ باتیں پائی جاتی ہوں تو وہ بالکل منافق ہے اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا اور اگر اُس میں اِن چار میں سے ایک بات پائی جارہی ہے تو اُس میں نفاق کی ایک صفت پائی جارہی ہے حتی کہ وہ اُس کو چھوڑے وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا. علامات کیا ہیں ؟

اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ اُس کے پاس اَمانت رکھو خیانت کرے۔

وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ کوئی وعدہ کرلے معاہدہ کرلے تو وعدہ شکنی کرے عہد شکنی کرے۔

وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ[2] جب جھگڑا ہو تو گالی گلوچ پر اُتر آئے۔

تو اِن چیزوں کو اگر دیکھا جائے تو آج مسلمانوں کی بڑی تعداد اِس میں مبتلا ہے، خیانت ہے مال کے لالچ میں، بات سچ نہیں کرتے جھوٹ کرتے ہیں، سودے غلط بیچ دیتے ہیں اِینٹیں بھر کے بیچ دیں گے رُوئی کے ساتھ اور پتہ نہیں کیا کیا، ملاوٹ، وغیرہ۔ اور باتوں میں جھوٹ وعدوں میں جھوٹ

---

[1] بخاری شریف کتاب الشھادات رقم الحدیث ۲۶۴۱ [2] مشکوۃ کتاب الایمان رقم الحدیث ۵۶

اُوپر سے لے کر نیچے تک یہ ہے، عام سے لے کر خاص تک، بڑے دولت مند سے لے کر چھوٹے تک اور بڑے حاکم سے لے کر اَدنی تک یہ بات پائی جارہی ہے۔

صوفیاء کے چاروں سلسلے حضرت حسن بصریؒ کے واسطہ سے حضرت علیؓ تک :

تو اِس کے بارے میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جو تابعی ہیں صحابہ کرام کو دیکھا ہے بڑے خوش قسمت ہیں کہ اِن کی والدہ ماجدہ، زوجہ مطہرہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں جب یہ دُودھ پیتے تھے، اُس زمانے میں جب یہ روتے تھے تو وہ اَپنا دُودھ اِن کے منہ میں دے دیتی تھیں تو اِنہیں یہ سعادت بھی حاصل ہے، مدینہ منورہ ہی میں رہے ہیں حتی کہ دَور بدلا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا وہ باہر نکلے مدینہ منورہ سے تو اُس کے بعد یہ بھی بصرہ وغیرہ آگئے پھر بصرہ ہی میں رہے اور آپ سنتے ہیں تو حسن بصری سنتے ہیں، بہت بڑے بزرگ تھے اَولیاءِ کبار میں داخل ہیں اور رُوحانی تربیت اِن کی حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے ہوئی اور یہ ہمارے شجرے جتنے یہاں چلتے ہیں طریقت کے سلسلے یہ سارے کے سارے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر جاتے ہیں، چشتی بھی قادری بھی نقشبندی بھی سہروردی بھی، یہ چار سلسلے ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، برما، اَفغانستان اِن علاقوں میں رائج ہیں یہ، یہ چاروں کے چاروں سلسلے اُن پر جاتے ہیں۔

حضرت اَبوبکرؓ اور سلسلۂ نقشبندیہ :

نقشبندی ایک طریقہ ہے وہ اَبوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر جاتا ہے لیکن درمیان میں اُس میں اِنقطاع ہے یعنی ایک بزرگ کو فیض حاصل ہوا ہے اُن بزرگ سے کہ جن کی وفات کو پچاس سال گزر چکے تھے تو یہ رُوحانی فیض تھا۔ ایک اور بزرگ ہیں اُن کو فیض حاصل ہوا ہے رُوحانی طور پر اُن بزرگ سے کہ جن کی وفات کو ڈیڑھ سو سال کا عرصہ گزر چکا تھا تو محدثین کے طرز پر متصل سلسلہ کہ زندگی میں مِلا ہو پیر سے ایسی صورت اگر دیکھی جائے تو وہ سلسلے حضرت علی رضی اللہ عنہ تک جاتے ہیں تو اَکابرِ دیوبند جو ہیں اِن کے یہ سب سلسلے ہیں، وہ اَبوبکر رضی اللہ عنہ والا بھی۔

حضرت حسن بصریؒ کو حجاج سے خطرہ اور اُس کی وجہ :

تو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے بزرگ بنتے ہیں اِس لحاظ سے کہ اُنہوں نے فیض حاصل کیا ہے رُوحانی حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے، چلے آئے بصرہ میں اور دَور اُن کا تابعین کا اور اُس میں فتنے ہوئے طرح طرح کے حتی کہ حجاج اِبن یوسف بھی اُن کے دَور میں آیا، حجاج اِبن یوسف سے وہ چھپ کر رہتے تھے یعنی چاہتے تھے کہ میرا پتہ نہ چلے کہ کہاں ہوں میں، پہلے پتہ چلتا رہا ہے اُس کو لیکن اُس کے مزاج میں حسد بھی تھا ایک طرح کا، اُس سے بادشاہ عبدالملک اِبن مروان نے پوچھا جو خلیفہ تھا کہ صِفْ نَفْسَکْ مجھے بتاؤ تم اپنے بارے میں، اپنا حال بتاؤ، اپنا مزاج بتاؤ کہ تمہارا مزاج کیا ہے ؟ پہلے تو بچنا چاہا مگر اُس نے کہا نہیں بتاؤ بالکل صاف صاف بتاؤ تمہارے دِل میں کیا کیفیات ہوتی ہیں طبیعت تمہاری کس طرح کی ہے جسے کہتے ہیں اُفتادِ طبع یا خدا نے جو بنائی ہو فطرت وہ بتاؤ کہ کیا ہے ؟ اور وہ اِطاعتِ خلیفہ فرض سمجھتا تھا ﴿ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ﴾ سے کہ جو تم میں حکمران ہیں اُن کی اِطاعت کرو وہ سمجھتا تھا اُس کا یہ عقیدہ تھا کہ حاکمِ اعلیٰ کی اِطاعت فرض ہے۔ تو اُس نے جواب میں کہا اَنَا حَسُوْدٌ حَقُوْدٌ لَجُوْجٌ کہ حسد میرے دِل میں بہت زیادہ ہے، میرے دِل میں کینہ بہت رہتا ہے اور لَجُوْجٌ کسی چیز کے پیچھے پڑ جاؤں تو بس چھوڑتا نہیں.........لیکن اِس کا مسلک تھا کہ اِطاعتِ اَمیر فرض ہے اور جو نہیں کرے گا وہ کافر ہوگیا، یہ دماغ میں اِس کے بسی تھی اپنی طرف سے اپنے اِجتہاد سے۔

''آدم کُش'' حجاج کے چند واقعات :

لیکن بہت قابلیت والا آدمی تھا دماغی صلاحتیں نہایت اعلیٰ تھیں اور لمبا مقابلہ کرنے کی قدرت بڑی تھی اِس میں، مقابلہ بڑے جوش وخروش سے اور بہت زوردار طرح کر لیا جائے یہ ہوسکتا ہے لیکن جب لمبا ہو جائے مہینوں برسوں لڑائی ہو جائے پھر اُس پر جمے رہنا یہ بڑا مشکل ہے اِس میں ہی اَمریکا ہار گیا ویتنام میں اور اَلجزائر میں فرانس ہار گیا اور کہاں کہاں کتنی بڑی بڑی طاقتوں کو رُجوع کرنا پڑا کہ

لمبا مقابلہ بہت مشکل ہے، اَفغانستان میں (رُوس سے) بھی لمبا مقابلہ چل رہا ہے اور اِنشاء اللہ اُسے نکلنا پڑے گا وہاں سے، اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال رہی مجاہدین میں اِخلاص رہا تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ کامیاب نہ ہوں، یہی کامیاب ہوں گے۔ تو اِس میں یہ (دیر تک مقابلہ والی) بات تھی بلاشبہ ورنہ حکومت اِتنی نہیں پھیل سکتی کیونکہ عبدالملک نے ایک دفعہ اِسے لکھا ہے کہ بس لڑائی بند کر دو اور سیز فائر لائن قائم کر لو اور اُس کے بعد پھر اُسی کو سرحد بنالو ہماری حکومت کی اور مخالفین کی حکومت کی، وہ تنگ آ گیا لیکن اِس نے کہا کہ نہیں مجھے اور موقع دیجیے پھر اُس نے اور موقع دے دیا پھر یہ کامیاب ہو گیا اور اِس نے شکست دی۔

یہ شخص نہایت ذہین تھا حافظہ بہت عجیب تھا اور قرآنِ پاک پر اِتنا عبور تھا کہ اُلٹا بھی اِسے پتہ ہوتا تھا کہ اِس آیت سے پہلے کیا آیت ہے۔ ﴿ مَا اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبْ ﴾ سے پہلے کون سی آیت ہے یہ بتانا بہت مشکل ہوتا ہے اِس کے لیے زبردست حافظہ چاہیے لیکن اِس خدا کے بندے کو یہ صفت حاصل تھی اور مارنے کا اِسے شوق تھا آدمیوں کو تو جو دُشمنوں کے حفاظ معروف تھے اُن کو مارنے کا بہانا یہی بنالیا اِس نے کہ بُلا کے پوچھتا تھا کہ یہ آیت ہے قرآن کی ؟ کہا کہ ہے، اِس سے پہلے کیا ہے ؟ اَب اُس سے پہلے تو نہیں آتی حافظ کو آگے کی تو آتی ہے قرآنِ پاک اُلٹا تو کوئی نہیں پڑھتا آگے ہی کو پڑھتے ہیں ﴿ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ﴾ سے پہلے کیا ہے وہ نہیں آئے گا اَگلا آتا ہے ایک دم ذہن میں تو اِمتحانًا کوئی پوچھتا ہو ایسی جگہ جہاں دُشمنی ہو جان کا بھی خطرہ ہو تو کوئی بتا سکتا ہے اور اَکثر نہیں بتا سکتے، اِسی پر مارتا رہا، بلاتا دُشمنوں کو تھا اِمتحان اُن سے لیتا تھا پھر ایسے مارتا تھا، یہ قتل کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی یہ ظلم ہے بہت بڑا ظلم ہے۔

اُس نے ایک آدمی سے پوچھا کہ ﴿ اَمَّنْ ھُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّہٖ ﴾ اِس سے پہلے کیا ہے ؟ اُس نے فورًا کہا اِس سے پہلے ﴿ اِنَّکَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ ﴾ اور اِس کا ترجمہ یہ ہے کہ تو یقینًا جہنمی ہے، اَب یہ بدفالی بھی ہو گئی ایک طرح کی پھر اُس نے یہ کھیل

موقوف کردیا اور کوئی دُوسرا کھیل شروع کردیا۔

ایک عورت نے اِس کی لگام پکڑلی اور کہنے لگی قسم اُس ذات کی جس نے قرآنِ پاک کے نصفِ اَوّل میں ''کَلّا'' نہیں کہا تو تھوڑی دیر اِس نے توقف کیا اور پھر کہا کہ میں نے واقعی قرآنِ پاک پرنظر ڈالی یعنی اپنے حافظہ سے اور نصفِ اَوّل میں ''کَلّا'' نہیں ہے اگر ہوتا تو میں تیری گردن اُڑا دیتا اَب تو اپنی بات کہہ کیا چاہتی ہے ؟ وہ بات اُس کی پوری کردی۔

مطلب یہ کہ ذہن حافظہ فصاحت و بلاغت بہت بڑھی ہوئی تھی، ظلم بھی بڑا مشہور تھا تو اِس سے پوچھا کسی نے فصاحت و بلاغت کا ذکر آرہا تھا کہنے لگا میں سب سے بڑا فصیح ہوں لیکن مجھ سے بڑے حسن بصریؒ ہیں کیونکہ وہ اَوصاف بتائے اُن کے کہ اُن میں یہ وصف ہے یہ وصف ہے تو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ بہت ہی معروف تھے۔

حسن بصریؒ کے بارے میں اِبن سیرینؒ کی تعبیر :

اِبن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے اَپنا خواب ذکر کیا کہ میں نے ایسا خواب دیکھا ہے ایک شخص کے بارے میں کہ ننگا ہے کوڑی پر کھڑا ہے، ڈھیر نجاست کا اور گندگی کا جو لگ جاتا ہے وہ وہاں کھڑا ہے اور ستار بجا رہا ہے یا بنسری ایسا کچھ ہے تو اُنہوں نے سنا اور سن کر کہا کہ یہ تو حسنِ بصری ہو سکتے ہیں، کہا یہ کیسے ! سچ مچ اُس نے دیکھا بھی اُنہیں ہی تھا ! اِس حالت میں دیکھا تو ذکر بھی نہیں کرسکتا تھا کسی سے کہ میں نے ایسے دیکھا ہے کہ کپڑے پہنے ہوئے نہیں ہیں عریاں حالت ہے اور بنسری بجا رہے ہیں اور گندگی کے ڈھیر پر کھڑے ہیں، تو نام نہیں لے سکتا تھا کہ میں نے اُن کو دیکھا ہے، اُنہوں نے کہا یہ صفات جو ہیں یہ حسن بصری کی ہوسکتی ہیں ! کہا کیسے ؟ تعبیر اُس نے چاہی کہ تفصیل بھی بتائیں کہ یہ تعبیر کیسے آپ نے بتائی ہے تو اُنہوں نے کہا کہ کوڑی جو ہے یہ دُنیا ہے اِسے اِنہوں نے پاؤں کے نیچے رکھا ہے اور کپڑے نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اُن کو کسی سے کوئی علاقہ (وسروکار) نہیں سوائے اللہ کے اور جو بنسری وغیرہ دیکھی ہے وہ اُن کے مواعظ ہیں۔

تو یہ بہت بڑے آدمی تھے عالم بھی ہیں اِن کے اَقوال نقل کیے جاتے ہیں فقہ میں بھی، یعنی حدیث کی جہاں بحثیں آتی ہے اُس میں یہ ذکر آتا ہے کہ اِن کا یہ فتوی ہے اِن کا یہ فتوی ہے یہ فتوی ہے بہت آتا ہے۔

ظاہری منافق کے بارے میں حضرت حسن بصریؒ کا فتوی، پھر رُجوع :

تو اِن کا ایک فتوی یہ تھا کہ جس آدمی میں یہ چار عادتیں ہوں وہ تو منافق ہو گیا یعنی فتوے کی رُو سے اِیمان سے نکل گیا یہ بڑا سخت فتوی تھا اور اُس دَور کے علماء کے خلاف تھا متشددانہ تھا یہ، تو شاگردوں میں تو وہی بات چل پڑتی ہے پھر، عقیدت مندوں میں بھی وہی بات چل پڑتی ہے جو بڑا کہہ رہا ہوتا ہے تو مکہ مکرمہ جانا آنا ہر وقت تھا ہی عمروں کے لیے اور حج کے لیے مسلمان سفر کرتے ہی رہتے تھے اور علماء جمع ہوتے ہی رہتے تھے تبادلۂ خیال کرنا پوچھنا مسائل کا پڑھنا پڑھانا یہ جاری تھا تو وہاں حضرت عطاء اِبن اَبی رَباحؒ تھے ایک مکہ مکرمہ کے اِن ہی کے معاصر ہیں اور بہت بڑے عالم، مکہ مکرمہ کے تقریبًا اپنے دَور کے بڑے عالم تھے جن کو اہلِ مکہ ایک رحمت سمجھتے تھے تو ہوتے ہوتے اُنہیں یہ بات پہنچی اِن کا کوئی خاص آدمی گیا تھا اُس سے پوچھا کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ حسنِ بصری یہ کہتے ہیں کہ جس میں یہ چار عادتیں ہوں وہ بالکل منافق ہے کیونکہ حدیث میں بھی آگیا اَرْبَعٌ مَّنْ کُنَّ فِیْہِ چار باتیں جس میں ہوں کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا خالص منافق ہے تو فتوی بھی یہی ہے تو اُنہوں نے کہا کہ میرا اسلام کہیں اُن سے پھر اُن سے پوچھیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے بارے میں اُن کا کیا کہنا ہے کیا رائے ہے ؟ کیونکہ والد ہیں اور نبی (بھی) ہیں اُن سے آکر جھوٹ بول لیں، جھوٹا وعدہ کیا، لے گئے، آکر جھوٹا بیان دیا کہ بھیڑیے نے کھالیا بہرحال جتنی بھی چیزیں اِس میں آرہی ہیں وہ سب اُنہوں نے کی تھیں تو وہ منافق رہے یا مومن تھے تو حسنِ بصری رحمۃ اللہ علیہ سے اُنہوں نے جاکر یہ سلام کے بعد پیغام دیا تو اُنہوں نے رُجوع کرلیا خوش بھی ہوئے (کیونکہ) نفسانیت سے نہیں تھی یہ بات بلکہ سچ مچ اور علمی بات تھی جب اُنہیں یہ پہنچی تو اِس سے وہ خوش ہوئے۔

علماء کے نزدیک اِس حدیث کا مطلب :

تو اَب معنی اِس کے کیا ہیں علماء کے نزدیک ؟ علماء کے نزدیک معنی یہ ہیں کہ یہ نفاق ہے عادتوں کا اور حدیث میں خود جملہ موجود ہے جس کی طرف توجہ کی جائے تو سمجھ میں آجاتا ہے کہ کَانَ مُنَافِقًا حَتّٰی یَدَعَھَا جب تک وہ عادت نہ چھوڑ دے وہ منافق ہے۔ تو عادت چھوڑنے سے عادت کا نفاق گویا جاتا رہا اُس سے، یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی عادت کے چھوڑنے سے ایسا ہو گیا جیسے کلمہ پڑھ لیا ہو دوبارہ اُس نے ، یہ تو کہیں نہیں اِس (حدیث) میں کہ دوبارہ مسلمان ہو دوبارہ کلمہ پڑھے، (بس) یہ ہے کہ چھوڑ دے جب چھوڑ دے گا تو پھر ٹھیک ہے تو مراد جو ہے اِس نفاق سے عادت کا نفاق ہے۔

مگر خبردار، کفر کا خطرہ ! :

ہاں ایک بات یہ ہے کہ جو آدمی ایسی چیزیں کرتا ہے تو ہوتے ہوتے ہوتے ہوتے یہ بھی ہو سکتا ہے نتیجہ اِس کا کہ معاذ اللہ اِیمان جاتا ہی رہے بالکل یعنی رسول اللہ ﷺ نے جن باتوں کو بالکل نفاق کی باتیں کہا ہے کوئی آدمی اُن ہی کو اپنا وطیرہ بنالے اُن ہی پر چلتا رہے تو یہ خطرہ ضرور ہے کہ معاذ اللہ کہیں ایسا نہ ہو کہ رفتہ رفتہ واقعی اِیمان سلب ہو جائے اِس لیے یہ عادتیں جس میں بھی ہیں چھوڑنی چاہییں ، اَمانت میں خیانت تو بہ کرنی چاہیے، جھوٹ باتیں کرے جھوٹ بولے تو بہ کرنی چاہیے، وعدہ خلافی وعدے کو کوئی اہمیت ہی نہ دے اِس سے تو بہ کرنی چاہیے۔ اِسی طرح سے اگر جھگڑا ہوتا ہے ایک دم گالی گلوچ پر آجاتا ہے گرم ہو کر کسی میں یہ صفت ہے تو اُس سے تو بہ کرنی چاہیے، اور اُسے آقائے نامدار ﷺ کے اِرشاد کے بموجب سمجھنا چاہیے کہ یہ کبیرہ ہے معمولی نہیں ہے بڑے بڑے گناہ ہیں یہ، اِن کو معمولی سمجھنا یہ ایسی چیز ہو سکتا ہے کہ خدانخواستہ رفتہ رفتہ رفتہ رفتہ اِیمان گھٹتا چلا جائے اور اُس کی جگہ نفاق بڑھتا چلا جائے وہ نفاق جو اِیمان کی ضد ہے جو اِیمان کے مقابل ہے سچ مچ والا نفاق جو ہے وہ نہ کہیں خدانخواستہ آجائے، (مگر یہ جو ذکر کیا گیا ہے حدیث میں) یہ تو عادتوں کا نفاق ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِسلام پر اِستقامت دے اَعمالِ صالحہ کی توفیق دے اپنی مرضیات نصیب فرمائے اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعا ✿ ✿ ✿